مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کا ہمہ گیر ماتم

سینکڑوں تعزیتی خطوط میں سے
چند کے اقتباسات

مکہ مکرمہ | حضرت محسن مفتی اعظمؒ کی موت کی خبر سن کر آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نور کے سوا کچھ سجھائی نہیں دے رہا۔ اس سیاہ دل کو سو بار سمجھا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے۔ مگر یہ صبر نہیں کرتا۔ اب میں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔

میرے سردار۔ میں نے اس سے کہا ہے کہ "اے دل رو اس حبیب محسن کے غم میں جو بچھڑ گیا۔ اور جسکی ملاقات کی اس وقت تک توقع نہیں جب تک آسمان کی چھت میں ستارے چمکتے رہیں گے۔ اور یہ کہتا ہے

اسعدی تعالی مالبینك آخر ورفقا بان هل خیالك زائر

(اے حبیب چلے آیئے۔ کیا تیرے فراق کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اور گرفتار محبت کے حال پر رحم کیجئے۔ کیا اب کبھی تیری خیالی صورت کی زیارت بھی ہوگی۔؟)

میرے سردار! مجھے معاف فرمانا۔ میں کیا کروں؟ میرے بس میں نہیں۔ اور دنیا کا یہ پرانا طریقہ ہے کہ غم اسی کے سامنے بیان کیا جاتا ہے جو غم گسار ہو۔

حضرت مفتی صاحبؒ کی موت اسلام، مسلک دیوبند، مسلمانان پاکستان اور جمعیۃ علماء اسلام کے لئے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان ہے۔

اے اللہ! ہمارے حال پر رحم فرما کر ہمیں بہتر بدل عطا فرما۔ آمین

مجھ سیاہ کار کی کم قسمتی کی بات ہے کہ ایک لمبی مدت کے بعد عریضہ تحریر کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

نور محمد غفاری۔ ص۔ ب ۲۴۰۶
مکۃ المکرمہ۔ المملکۃ العربیہ السعودیہ

تھائی لینڈ | بی بی سی کی خبروں میں مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کی ناگہانی خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا۔ انا للہ الخ مفتی صاحبؒ کی وفات سے پاکستانی عوام کو جو صدمہ پہنچا اسکی تلافی اللہ ہی کر سکتا ہے۔ تعزیت کے اعلیٰ مستحق ہم ہیں ؎

حالِ من در ہجر حضرت کمتر از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ایم

ہمارے ہاں تمام مقامی مساجد میں مفتی صاحب کی مغفرت کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔

مولانا خلیل اللہ ۔ تھائی لینڈ

ہانگ کانگ | خط لکھ چکا تھا کہ اخبار دیکھا جس میں مفتی صاحب کی وفات کا پڑھ کر افسوس ہوا۔ یہ دنیا اچھے لوگوں سے خالی ہو رہی۔ مولانا صاحبؒ کی خدمات کا خسارہ ہے ۔ خداوندکریم آپ سب کو صبر جمیل عطا فرماوے میری طرف سے حضرت شیخ الحدیث سے بھی اظہار غم کر دینا۔ ہمیں بھی افسوس ہے اور ہم سب اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

محمد مسکین ۔ ہانگ کانگ

بنگلہ دیش | ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ یہ المناک اور نہایت دردانگیز اطلاع ملی۔ اتنا صدمہ ہوا کہ زبان اظہار پہ قادر نہیں۔ بس اتنا ہے کہ ؎

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
اگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اس مجاہد کبیر کے انتقال سے بس آخری امید بھی ختم ہوگئی خدا جانے کہ برصغیر اور عالم اسلام کے مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے انتقال کی خبر شائع ہوتے ہی پورے بنگلہ دیش میں عموماً اور سلہٹ میں خصوصاً ایک اندھیرا چھا گیا۔ بس ہر شخص کی زبان سے آہ و بکا جاری تھی۔ مدارس، مساجد اور دوسرے دینی حلقوں کیطرف سے ختم قرآن کریم وغیرہ کے ذریعہ ایصالِ ثواب کیا گیا۔ یہاں جمعیۃ العلماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم تعزیتی جلسہ جامعہ مدنیہ میں ہوا۔ حضرت مفتی صاحبؒ سے گذشتہ مارچ دیوبند کے صد سالہ اجتماع کے موقع پہ دیوبند مدنی منزل میں ملاقات ہوئی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ سے بھی دیر تک گفتگو ہوئی جو حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ایک ہی حجرہ میں فروکش تھے۔ لیکن حرمان نصیبی تھی کہ باوجود کوشش کے آپ کے ساتھ ملاقات نہ ہو سکی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی دیرینہ تمنا تھی کہ فضلاء دیوبند کا ایسا ہی ایک اجتماع پاکستان اور ایک بنگلہ دیش میں بھی منعقد ہو تاکہ فرقِ باطلہ کے سامنے علماء حقانی کی صداقت و حقانیت کھل کر ظاہر ہو جائے۔ ليحيٰى من حيّ عن بيّنة ۔ الآية

اس مقصد کو کامیاب کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ نہیں۔؟ میرے خیال میں اگر آپ خود بنفس نفیس یہ ذمہ داری قبول فرمائیں تو کام ہو سکتا ہے۔ حضرت بقیۃ السلف شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ تا دیر سلامت رکھے۔

مولانا حبیب الرحمان مہتمم جامعہ مدنیہ قاضی بازار سلہٹ۔

بھارت ان کی مجاہدانہ زندگی، ان کا زہد و تقویٰ، ان کی حق گوئی و بیباکی ان کا علم و کمال آنیوالی نسلوں کے لئے منبع فیض بنا رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرماوے اور ان کے صاحبزادے و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(حضرت مولانا) محمد اسعد مدنی صدر جمعیۃ العلماء ہند۔ دہلی۔

افسوس ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے انتقال سے علماء پاکستان کی بزم علم و عمل کی ایک اور شمع فروزاں گل ہوگئی۔ اس سال کا یہ تیسرا حادثہ ہے جس سے جماعت حقہ دیوبندیہ کو دوچار ہونا پڑا۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی اور حضرت مولانا غلام اللہ خان کے زخم ابھی تازہ ہی تھے کہ ایک اور نشتر سینہ پر آلگا۔ تینوں سے جشن صد سالہ کے موقع پر نہ صرف شرف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ بلکہ بہت سے علمی و اسلامی و جماعتی موضوعات پر تبادلہ خیالات کا بھی موقع ملا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تینوں کو اپنے دامان رحمت و مغفرت میں جگہ دے۔
اب نگاہیں پرانے بزرگوں میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی پر پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ملت اسلامیہ کے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور ان کے علوم و معارف سے تشنگان علم کو سیراب ہونے کا زیادہ سے زیادہ موقع دے۔ ----

حضرت مولانا محمد محمود صاحبؒ کے حادثہ پر یہاں کے اہل علم نے شدید تاثرات غم کا اظہار فرمایا ہے۔ میں نے بھی کچھ لکھا تھا۔ الجمعیۃ دہلی کا تراشہ ملفوف ہے۔ جریدہ فریدہ الحق مل رہا ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی
سابق مدیر الحرم۔ رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

ہالینڈ مولانا مفتی محمودؒ کی وفات کی خبر سے ہمیں دلی دکھ پہنچا۔ یہاں بھی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی۔ لندن سے اخبار وطن شائع ہوتا ہے۔ اس میں بھی یہ افسوسناک خبر لکھی ہوئی تھی۔ خداوند کریم ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماویں۔

حفظ الرحمان۔ ڈین ہیگ۔ ہالینڈ

اکابر جمعیۃ العلماء اسلام | قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود قدس سرہ العزیز کی اچانک وفات ایک ایسا قومی، دینی اور جماعتی صدمہ ہے جس کے کم وکیف کو الفاظ کے دامن میں سمیٹا نہیں جا سکتا، ان کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ ملک، قوم اور جماعت کے لئے ان کے مدبرانہ قیادت کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی۔ مگر احکم الحاکمین کی حکمت و مصلحت سب سے بالا ہے اور ان کے ہر فیصلہ کے سامنے صبر و رضا کے ساتھ سر تسلیم خم کر دینا ہی عبدیت کا تقاضہ ہے۔

دین، ملک، قوم اور جماعت کے لئے قائد مرحوم کی پُر خلوص اور مسلسل جدوجہد، ایثار و قربانی اور عزیمت و استقامت کی روشن روایات ایک کھلی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہیں۔ اور مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ ان کے مشن اور روایات کو زندہ رکھا جائے اور جن دینی و قومی مقاصد کے لئے مرحوم نے زندگی بھر شبانہ روز جدوجہد کی ان کی تکمیل کے لئے باہمی رابطہ، تنظیم و ضبط اور قوت کار کو مضبوط و مستحکم بنایا جائے۔

ہم قائد مرحوم کی اچانک جدائی کے غم میں آپ کے اور آپ کے حلقہ کے دیگر جماعتی رفقاء کے ساتھ شریک ہیں اور سب دوستوں کو تلقین کرتے ہیں کہ صبر و حوصلہ کی اسلامی روایات و احکام کے مطابق اس المناک ترین قومی و جماعتی سانحہ و صدمہ کو برداشت کریں اور مرحوم کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی محافل کا انعقاد کر کے اس موقع پر قائد کے مشن کو زندہ رکھنے اور دینی، قومی و جماعتی مقاصد کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین۔ والسلام

منجانب: شرکاء غم ۱۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر تنظیم العلماء پاکستان۔
۲۔ مولانا عبید اللہ انور امیر تنظیم العلماء۔ پنجاب
۳۔ مولانا محمد شاہ امروٹی امیر تنظیم العلماء۔ سندھ
۴۔ مولانا محمد ایوب جان بنوری امیر تنظیم العلماء۔ سرحد
۵۔ مولانا عبدالواحد امیر تنظیم العلماء۔ بلوچستان
۶۔ مولانا زاہد الراشدی مرکزی ناظم دفتر تنظیم العلماء

■ آہ مفتی محمود صاحبؒ اللہ کو پیارے ہو گئے انکی جگہ آپ نے ہی دین کا کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

قاری محمد امین۔ محلہ ورکشاپی۔ راولپنڈی

حضرت مفتی صاحبؒ کی شخصیت وہ واحد شخصیت ہے جس نے دنیا میں مولوی کا مقام منوایا اور دنیا کے پرانے اور معمر سیاستدان، شاطر ذہین چالاک اور عیار بھی آپ سے شکست کھا گئے فرحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً آپ کی یاد میں نجم المدارس پندرھویں صدی کے آغاز میں ایک دار المطالعہ کے اجراء کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے سانحۂ ارتحال کے موقع پر آپ عبدالخیل تشریف لائے تھے میں ڈیرہ شہر کے جنازہ میں شریک ہو کر

مجبور رہی

(متفرق)

● مفتی صاحبؒ کی وفات پر دعائے مغفرت کرتا ہوں۔ اللہ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

مختار احمد۔ ہری چند چارسدہ

● اس سال بہت ممتاز عالم دین ہم سے جدا ہو گئے ان کا نام سامنے آتے ہیں تو نہ جانے کیا حال ہو جاتا ہے۔ مفتی محمود صاحب کے جانے کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ میرا گھر بھی اجڑ گیا ہے۔ میرے والد اور والدہ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ معاف کر دیں دل کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے آپکا وقت ضائع کر رہا ہوں۔

پروپرائٹر الرشید ہیر ڈریسر۔ کراچی

● ہم تمام مدرسین و مہتمم دارالعلوم عربیہ گجرات اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اللہ کریم ان کی ذات بابرکات کو مغفرت تام نصیب فرماوے اور ان کو جنات عدن میں جگہ دے اور تحریک جمعیۃ کو آپ اور ان جیسے مخلص اور باعزت وباجرأت قائدین نصیب فرماوے۔ راقم الحروف نے جوش عشق و محبت و فراق محبوب پر چند اشعار لکھے ہیں۔ اگر شائع کر دیں تو کرم ہوگا۔

مولانا عبدالودود۔ فاضل حقانیہ دارالعلوم عربیہ گجرات

انجمن محبان صحابہؓ کے تعزیتی اجلاس میں حضرت مفتی صاحبؒ کی عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت سرحد سے مطالبہ کیا گیا کہ گومل یونیورسٹی کا نام مفتی صاحبؒ کی خدمات کے پیش نظر مفتی محمود یونیورسٹی رکھا جائے جیسا کہ ملتان یونیورسٹی کا نام تبدیل کر کے ممتاز روحانی بزرگ کے نام پر حضرت بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔

صدر انجمن محبان صحابہ ڈیرہ اسماعیل خان

• شاید میری طرح یا مجھ سے بڑھ کر حضرت مفتی صاحبؒ کے عقیدتمند موجود ہوں لیکن روزانہ اخبار میں اس کا ذکر جب نظروں میں آتا تو بے اختیار آنسو شروع ہو جاتے۔ تاریخ کے اس نازک موڑ پر دنیا کے مسلمانوں اور خاص کر پاکستانی عوام کو مفتی صاحب کی جتنی ضرورت آج تھی شاید پہلے کبھی نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہتر جانتا اس کی رضا پر ہمیں صبر اور ان کا صحیح جانشین نصیب ہو۔

محمد منیب ۔ کمال خیل ۔ ضلع کوہاٹ

• دارالعلوم رحمانیہ کے تعزیتی اجلاس میں ایصالِ ثواب کیا گیا۔ صدر محترم مولانا عبدالمستعان نے حضرت کی سیاسی، مذہبی و ملی خدمات کو سراہا حضرت اس گروہ میں تھے جنہوں نے خدا کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو آخر دم تک نبھایا انہوں نے آخر دم تک اسلام کی چوکیداری و نگہبانی کا فریضہ ادا کیا۔

سید گل بادشاہ جمعیۃ طلبہ عربیہ دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ۔

• مدرسہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کے تعزیتی اجلاس میں مہتمم حافظ حسام الدین نے حضرت کی وفات پر گہرے غم و رنج کا اظہار کیا۔ قاری الٰہی بخش ساجد مدرسہ شعبۂ تجوید کی نگرانی میں ختم قرآن پاک بھی کیا گیا۔

مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن۔

• تنظیم سواد اعظم اہل سنت والجماعۃ علاقہ کچھل کے تعزیتی اجلاس میں مفتی اعظم کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور صمیم قلب سے مغفور کے رفع درجات کی دعائیں کی گئیں۔ ایک قرارداد میں صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا گیا، جنہوں نے تمام مصروفیات چھوڑ کر جنازہ میں شرکت کی اور صدر محترم سے اپیل کی گئی کہ مفتی صاحبؒ جیسے عظیم مذہبی اور سیاسی رہنما کے یوم وفات کو آئندہ سرکاری تعطیل کا دن قرار دیا جائے۔

محمد عبدالصبور سکھر — ناظم نشر و اشاعت

• تنظیم اہل سنت والجماعۃ میر پور خاص کے تعزیتی اجلاس میں حضرت مفتی صاحب کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور مقررین نے کہا کہ اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج نظام ہائے باطل کی تردید، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اعلاء کلمۃ الحق کے مقدس فریضہ ملکی سالمیت کے تحفظ جیسی خدمات مسلّمہ بحالی جمہوریت اور تحریک ختم نبوت خصوصاً تحریک نظامِ مصطفیٰ تو اس کے شاہد عدل ہیں۔

مولانا فیض اللہ صدر تنظیم حقوق اہل سنت والجماعۃ میر پور خاص سندھ

● علمی و سیاسی دنیا کے عظیم مفکر و قائد حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی رحلت ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناقابل تلافی سانحہ ہے۔ مرحوم علمی میدان کے روشن مینار تھے۔ دینی مسئلہ پر بحث شروع کر دیتے تو بڑے بڑے عالم ان کے علمی رموز پر انگشت بدنداں رہ جاتے۔ اور جب ملک میں کوئی بڑا سیاسی بحران اور کشمکش پیدا ہوتی تو ان مواقع پر حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنے تدبر اور فراست کا وہ ثبوت دیا کہ بڑے بڑے تجربہ کار اور عمر رسیدہ سیاسی لیڈر بھی ان کے تدبر اور قیادت کے قائل ہو کر ان کی سیادت میں مشکل گھڑی سے نکلنے کی کوشش کرتے۔ وہ جس راستے کو حق سمجھ کر اس پر ڈٹ جاتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکتی۔ اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ احادیث نبویہ کی تدریس اور علوم دینیہ کی اشاعت کے ساتھ مملکت خداداد میں صحیح اور مکمل نظام مصطفیٰ رائج کرنے کیلئے وقف کر رکھا تھا۔ اور اس راہ میں جو مصائب اور مشکلات پیش آئیں، انتہائی استقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔ مفکرانہ و مدبرانہ اور دلائل سے بھرپور بحث کرتے، ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور شاندار علمی و سیاسی زندگی ہی کی وجہ سے پورے ملک اور بیرون ملک کے مسلمان اور لیڈر ان کی وفات کے بعد ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

مولانا حافظ انوار الحق۔ مدرس۔ دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

● حضرت مفتی صاحبؒ کی اچانک رحلت کی وجہ سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پر ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ دے۔

حافظ عبدالقیوم صابر، مولانا عبدالحمید شاکر چغتائی
حافظ عبدالصمد صابر، مولانا غلام محمد صدر مدرس
جامعہ اشاعت القرآن۔ کروڑ پکا۔

● مفتی اعظمؒ ہم سب کو غمگسار اور روتا چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے وہ ایسی خلاء چھوڑ گئے جو کبھی پر نہ ہو گی۔

طالب حسین ظفر چک ۲۱۳ تحصیل سمندری

● عمران اکیڈمی نے مفتی صاحبؒ کے مفصل حالات زندگی مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ بحمد اللہ کافی تیزی سے ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے حضرت موصوف کے ساتھ کچھ وقت گذارا ہو تو اس دوران کے کارنامے نمایاں سے مطلع فرما دیں۔

سیف اللہ اکرم۔ عمران اکیڈمی مسلم آباد۔ شالامار ٹاؤن۔ لاہور

باقی ص۲۵ پر